السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پنجاب کے بعض عالم کہتے ہیں ۔ کہ دجال کا کچھ وجود نہیں ۔ دجال یہی حاکم ظالم ہیں اور جنت ونار اس کی ریل گاڑی ہے اور حضرت عیسی علیہ اسلام فوت ہوگئے ۔ عیسی موعود میں ہوں ۔ اس واسطے علمائے دین دار اہل سنت والجماعت اسے استفسار ہے ۔ کہ پنجاب کے اس عالم کے یہ اقوال سچ ہیں یا محض غلط ۔ بیان کرو ۔ کہ عوام کل شک وشبہ رفع دفع ہوجائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنحضرت ﷺ سے بارہ تیرہ صحابی وصحابیہ (۱) خریفہ بن اسید الغفاری (۲) ابوہریرہ (۳) عمران بن حصین (۴) عبد اللہ بن عمر مسعود (۵) انس بن مالک (۶) خریفہ بن یمان (۷) ونوارس بن سمعان (۸) ابوسعید خدری (۹) وابی بکرہ (۱۰) وفاطمہ بنت قیس (۱۱) عبد اللہ بن عمر (۱۲) ابی عبیدہ بن الجراح (۱۳) اسماء بنت یزید بن السکن (۱۴) مغیرہ بن شعبتہ رضی اللہ عنہم ۔ روایت کرتے ہیں ۔ کہ قریب قیامت کے دجال ظاہر ہوگا اور شیبہ ۔ مثل عبد العزی بن قطن کے ہوگا ۔ کہ یہ مشرکین میں سے گزرا ہے اور وہ مثل ابر کے تمام دنیا میں پھیل جاوے گا اور قیام اس کا چالیس دن ہوگا ۔ ایک دن مثل برس کے اور ایک دن مہینے بھر کا ہوگا اور ایک دن ہفتہ بھر کا ہوگا باقی دن اپنے حال پر بدستور رہیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ برس کی نماز کیوں کر ادا ہوگی آیا ایک دن کی نماز کافی ہوگی فرمایا نہیں ۔ وقت کا اندازہ کرکے پانچوں نمازیں پڑھتے رہنا ۔ اور مشکوۃ شریف باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال میں دجال کا احوال دیکھنا چاہے یہاں ایک دو حدثین نقل کی جاتی ہیں اور دجال کے بعد حضرت عیسی اتریں گے ۔ اور وہ دجال کو قتل کریں گے ۔ اور مشکوۃ میں ایک خاص باب نزول عیسی علیہ السلام کا منعقد کیا ہے سب احول عیسی علیہ السلام کے نزول کا اس باب میں دیکھنا چاہئے ۔ اور عیسی علیہ السلام کے نزول کا بیان صیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مفصل مذکور ہے ۔ اور قرآن شریف میں سورہ زخرف سے نازل ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا صاف واضح ہوتا ہے ۔ وانہ (1) ۔ ای عیسی لعلم الساعة تعلم بنزولہ وقرا ابن عباس بفتحتین للمحالغة کذا فیا لکمالین اور اسی طرح سے تفسیر مدارک و بیضادی وکبیر ومعالم وغیرہ میں مذکور ہے وانہ ۔ بدرستیکہ عیسی علیہ السلام ۔ لعلم لساعة علم است مر ساعت را یعنی بدو بدا نیدکہ بعد از تسلط دجال از آسمان برزمین فرود آید ۔ نزدیک منارہ بیضاء اور طرف شرقی دمشق وجامہ رنگین پوشیدہ باشد ہر دو کف دست خود را بر بالہائے دو فرشتہ نہادہ ورخسارہ مبارکش عرق کردہ چون سدر پلیش افگند قطرات از رویش ریزاں گرددو چون سر بالا کند آں قطرہا بر روئے وے چون مروارید دوان شود دو نفس وے بر ہر کافر کہ رسد بمیر دو ہر جا کہ چشم وے افتد نفس وے برسد ۔ پس در طلب دجال رواں گرد دو در باب لد کہ موضعے است در ولایت شام بدو رسد وادرا بکشد انگہ یاجوج بیروں آیند و عیسی علیہ السلام بکوہ طور برد مومناں راو آنجا متحصن گردد ۔ القصہ چون معلوم شد کہ عیسی علیہ السلام نشانہ قرب قیامت است کذا فی التفسیر الحسینی ۔ اور اس آیت کی تفسیر حدیثین صحاح ستہ کی ہیں یخفی علی الماہبی ہذا الفن ۔ پس منکر نزول حضرت عیسی علیہ السلام کا فاسق ہے ۔ بلکہ کافر ۔ کیونکہ صریح نص کا منکر ہے اور تاویل اس کی مردود و خلاف سلبیل مومنین کے ہے ۔ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ (الی اخر الایتہ کا مصداق ہے ۔

وانہ لعلم للساعة وان عیسی لعلم للساعة ای شرط من اشراطہا تعلم بہ فسمی الشرط الدال علی الشئ علما لحصول العلم بہ وقرا ابن عباسؓ لعلم وہو العلامة انتہی مافی التفسیر الکبیر مختصرا وانہ لعلم للساعة یعنی نزولہ من اشراط الساعة تعلم بہ وقرأ ابن عباسؓ وابوہریرةؓ وقتادةؓ وانہ لعلم للساعة بفتح اللام والعین ای امارة وعلامة انتہی مافی معالم التنزل مشکوۃ کے باب العلامات بین یدی الساعة وذکر الدجال میں ہے : ۔ عن النواس بن سمانؓ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال وقال ان یخرج وانا فیکم فانا جیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرأ حجیج نفسہ واللہ خلیفیتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیة کانی اشبہة بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورة الکہف وفی روایة فلیقرأ علیہ فواتح سورة الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلہ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتو قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنتہ ویوم کشہرة ویوم کجمعة وسائر ایامہ کا یمکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کمنۃ ایکفینا فیہ صلوة یوم قال لا اقدروالہ قدرة قلتا یا رسول اللہ وما اسرعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فید عوہم فیوء منوا بہ فیأ مر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیہم سارحتہم اطوال ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصہ ثم یاتی القوم فید عوہم فیدون علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون محلین لیس بایدیہم شیء من اموالہم ویمر بالخربة فیقول لہا اخرجی کنوذک فتتبعہ کنوزہا کیعا سیب النحل ثم عو رجلا ممتلیا شابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوہ فیقبل و یتہلل وجہہ یضحک فبینما ہو کذالک اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء مشرقی دمشق بین مہزودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کا للؤلؤ فلا یحل لکافر یحد ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یأتی عیسی قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم بدرجاتہم فی الجنة فبینما ہو کذالک اذا اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فحذر عبادی الی الطور فیبحث اللہ یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون فیم اوائلہم علی بحیرہ طبریة فیشربون ما فیہا ویمر اخرہم فیقول لقد کان بہذہ مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتہوا الی جبل الخمر وہو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ہلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابہم الی السماء فیرد اللہ علیہم نشابہم مخفوبة دما ویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدہم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی وصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی قابہم فیصبحون فرسی کیموت نفس واحد ثم یہبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملاہ زہمہم ونتہم فیرغب نبی اللہ وعیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحہم حیث شاء اللہ وفی روایة تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من تیسہم ونشابہم وجعابہم سبع ثم یرسل اللہ مطرا لایکن منہ بیت مدرولا وبر فیغسل الارض حتی یترکہا کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثرتک وروی برکتک فیومئذ تأکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة البقر لستکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی لافخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبة فتاخذہم تحت اباطہم فتقبض روح کل مومن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمد فعلیہم تقوم الساعة رواہ مسلم الا الروایة الثانیة وہی قولہم تطرحہم بالنہیل الی قولہ بسبع سنین رواہ الترمذی حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں ۔ کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا ۔ پس فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو تم سب کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا ۔ اگر میرے بعد نکلا تو ہر ایک شخص خود اس سے جھگڑے گا ۔ اور اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر ۔ وہ دجال جوان ہوگا ۔ گھونگروالے بال والا ۔ اس کی آنکھ نکلی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا ۔ پس ایسا ہوگا ۔ جیسے عبد العزی بن قطن کو جانتے ہو ۔ سو جو اس کو پاوے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آئتیں ضرور پڑھ لے ۔ کیونکہ وہ اس کے فتنہ سے اس کو بچائے گی ۔ وہ شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلنے والا ہے ۔ اور داہنے بائیں ۔ کیا بلکہ ہر طرف دوڑنے والا ہے ۔ سو اس سے اللہ کے بندو ثابت رہنا ۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ زمین میں کس قدر ٹھہرے رہے گا ۔

فرمایا چالیس دن ایک دن سال بھر کا ۔ ایک دن مہینہ بھر کا ۔ ایک دن ہفتہ بھر کا ۔ اورباقی دن یہ تمہارے معمولی دن ہوں گے ۔ ہم نے عرض کیا یا حضرت تو اس سال بھر کے دن میں ایک کی نماز ہم کو کافی ہوگی یا نہ فرمایا نہیں ۔ ان معمولی دنوں کے اندازے سے پڑھتے رہنا ۔ اور مہینے اور ہفتے بھر کا دن بھی اسی قیاس پر ۔ ہم نے پوچھا ۔ حضرت اس کا جلد جلد زمین پر پھرنا کیسا ہوگا فرمایا جیسے ہوا ابر کو پھیلاتی ہے ۔ سو وہ دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اوران کو اپنے دین کی طربلائے گا ۔ وہ اس کا کہنا مان لیں گے ۔ تو آسمان کو حکم کرے گا ۔ خوب بارش ہوگی ۔ اورزمین میں سبزی خوب اگے گی ۔ اوران کے مویشی کھا کھا کر خوب پلیں گے ۔ اوردودھیلے ہوں گے ۔ اورایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا ۔ وہ اس کا کہنا نہ مانیں گے ۔ وہاں سے چلا آئے گا ۔ اوروہاں بارش بند ہوجائے گی ۔ اورنہ رہے گا ۔ اور کھنڈرات میں جائے گا ۔ اس کو کہیے گا ۔اپنے سب خزانے نکال ۔ تو سب کے سب دفینے نکل کراس کے ہاتھ شہد کی مکھیوں کی طرح ہولیں گے ۔ اورپھر ایک جوان کو بلائے گا اوراس کو تلوار سے مار دو ٹکڑے کردے گا اورادھر اودھر نشانے کی طرح پھینک دے گا ۔ اورپھر اس کو بلاکر دوبارہ مارے گا ۔ اوروہ شخص منہ چمتا ہواہنسے گا ۔ سودجال اسی اوج موج میں ہوگا ۔ کہ اتنے میں اللہ تعالی مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام کو آسمان سے اتارے گا ۔ سو وہ دورنگیں کپڑے پہنے ہوئے دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے دو فرشتوں کے بازووں پر ہاتھ رکھے ہوئے سر کو جھکالیں گے ۔ تو پسینے کے قطرے گریں گے اورجب سر اٹھاویں گے تو موتیوں کے قطرے اتریں گے سو جس کافر کو ان کے سانس کی بو پہنچے گی ۔ بس مرہی جائے گا ۔ اورجہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں تک ان کا سانس پہنچے گا ۔ سو اس کو باب لد پر پاکر مارڈالیں گے فقط یہ ترجمہ ہم نے نواس بن سمعان کی حدیث کا بقدر ضرورت کیا ہے ۔ سو سائل کو ثبوت خروج دجال اوراور حقیقی لعنتہ اللہ اورنزول حضرت عیسی مسیح بن مریم علیہا اسلام میں کافی وافی شافی ہے جس کو تفصیل درکار ہو ۔ مشکوۃ شریف میں پورے باب کو تحقیق کی نظر سے دیکھ لے یہی خلاصہ صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث کا ہے اگر کوئی نہ مانے تو اس کو اختیار ہے ۔ اوروہ بعض عالم پنجاب کے جو اس کے خلاف کے قائل ہیں ۔ وہ نادان ۔ جاہل وپاگل اور کاذب ہیں ۔ بلکہ اہل علم کے زمرے کی بو سے بھی بے نصیب اور محروم ہیں اورمنجملہ فرق اہل الحاد ہیں نعوذباللہ من شرہ (حررہ ابو اسمعیل یوسف حسین الخانفوری عفی عنہ) وانہ لعلم للساعۃ ۔ اوربے شک عیسی علیہ السلام جزدنیے والے ہیں قیامت کی یعنی ان کا اترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام آویں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے ۔ حضرت عیسی علیہ السلام مومنوں کو لے کر کوطور پر جا کر چھپیں گے ۔ غرض کہ حضرت عیسی علیہ السلام نشانی ہیں قیامت کی تمام ہوئی عبارت شاہ عبدالقادر دہلی رحمتہ اللہ علیہ کی پس پنجاب کا وہ عالم بلاشبہ نصوص مذکورہ بالا کا منکر ملحد ہے بلکہ کافر کمالایخفی علی الماہر بالشریعۃ الفراء حررہ خادم العلماء الطاف حسین فاضل پوری فی الواقع جواب اول ودوم بلاریب صحیح ہے کیونکہ قریب قیامت کے ظاہر ہونا دجال کا بعد اس کے اترنا حضرت عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اور قتل کرنا دجال کا برحق ہے ۔ اور منکر اس کا ضال ومضل وملحد وبددین اور مخالف اجماع مسلمین کے ہے ۔ چنانچہ کتب صحاح ستہ (ودیگر کتب اس پر شاہد عدل ہیں اورتاویل مرزا قادیانی اوراس کے حواری کے نزدیک اہل حق کے باطل ومردو ہے ۔ (سید محمد نزیر حسین

اوروہ یعنی عیسی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں آپ کے نازل ہونے سے قیامت کے وقت کا قرب معلوم ہوجائے گا عبداللہ بن عباس لعلم کو مبالغہ کے لئے یقتنین پڑھتے تھے ۔ کمالین میں ایسا ہی منقول ہے ۔ ۱۲۰ (1)

جو آدمی ہدایت واضح ہوجانے کے بعد بھی رسول کی نافرمانی کرے ۔ اورایمان والاوں کی راہ چھوڑ کر کوئی اورراہ اختیار کرے تو ہم اس کو جدہر جاتا ہے جانے دیں گے اور بالاخر اس کو جہنم میں ڈال دیں گے ۱۲ ۔ (1)

اوروہ قیامت کا ایک نشان ہیں یعنی عیسی علیہ اسلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں ۔ ان کے آنے سے قیامت کا وقت قریب ہونا معلوم ہوجائے گا شرط دال ، علی الشی ء کو علم سے تعبیر کیا ۔ کیونکہ ان کے (1) آنے سے قیامت کا علم ہوجائے گا ۔ عبیداللہ بن عباسؓ کے اس کو علم پڑھا ہے ۔ جس کے معنی نشانی ہیں ۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ختم ہوا ۔ عیسی علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے ۔ عبداللہ بن عباس ۔ ابو ہریرہ فتاوہ وغیرہ نے اس کو علم پڑھا ہے جس کے معنی علامت اورنشانی ہے ۱۲۰ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 65-75

محدث فتویٰ